لم يقرأ بفاتحة الكتاب إمام و غير إمام) ترجمہ :"اس شخص کی کوئی نماز نہیں جو سورۃ فاتحہ نہ پڑھے امام ہو یا غیر امام"۔ (کتاب القرأۃ بیہقی : ۶۲)

۵۔ یزید بن شریک کہتے ہیں کہ انہوں نے امیر المومنین خلیفۃ المسلمین عمر بن خطابؓ سے امام کے پیچھے قرأت کرنے کے بارے میں سوال کیا، تو آپؓ نے فرمایا :"اقرأ بفاتحة الكتاب ،قلت وان كنت انت قال وان كنت انا قلت:وان جهرت؟ قال : وان جهرت" ترجمہ : "تم سورۃ فاتحہ پڑھو، میں نے کہا : اگر آپؓ امام ہوں تو...... حضرت عمرؓ نے فرمایا : اگر میں امام ہوں تو آپ پھر بھی پڑھیں، یزید کہتے ہیں کہ میں نے کہا اگر آپؓ اونچی آواز سے قرأت کر رہے ہوں تو فرمایا : اگر میں اونچی آواز سے قرأت کر رہا ہوں تو تم پھر بھی سورۃ فاتحہ پڑھو"۔ (مستدرک الحاکم : ۱ / ۲۳۹۔ السنن الکبری للبیہقی : ۲ / ۱۶۷۔ جزء القرأۃ للبخاری : ۱۶۔ کتاب القرأۃ خلف الامام للبیہقی : ۹۱۔ التاریخ الکبیر للبخاری : ۸ / ۳۴۰۔ مصنف عبدالرزاق : ۲ / ۱۳۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ : ۱ / ۳۷۳۔ سنن دارقطنی : ۱ / ۳۱۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی : ۱ / ۲۱۸ / ۲،۹)

امام دارقطنیؒ فرماتے ہیں : "هذا اسناد صحيح "اور کہا" رواته كلهم ثقات" امام حاکمؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، امام ذہبیؒ نے بھی صحیح کہا ہے۔

الحاصل : امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا تواتر سے ثابت ہے نہ پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوتی۔

سوال : مردوں کے لیے ٹخنوں سے نیچے چادر لٹکانے کا کیا حکم ہے؟ خادم حسین پردیسی جدہ

جواب : مرد کے لیے ٹخنوں سے نیچے تہبند، شلوار، پاجامہ، اور قمیص وغیرہ لٹکانا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔ ٹخنے سے نیچے کپڑا لٹکانا یہ تکبر، اسراف، متکبرین اور عورتوں سے مشابہت وغیرہ کا موجب ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے : ﴿ولا تمش فى الارض مرحا،إنك لن تخرق الأرض ولن تبلغ الجبال طولا﴾ ترجمہ :"اور زمین میں اکڑ کر مت چل کہ نہ تو زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ لمبائی میں پہاڑوں کو پہنچ سکتا ہے"۔ (سورۃ الإسراء : ۳۷)

نیز ارشاد فرمایا : ﴿ان الله لا يحب كل مختال فخور﴾ ترجمہ :"بے شک اللہ تعالیٰ متکبر اور شیخی خورے کو پسند نہیں فرماتے"۔ (سورۃ لقمان : ۱۸)

ٹخنوں سے نیچے شلوار وغیرہ لٹکانے والے کے بارے میں شدید وعید آئی ہے۔

۱۔ جیسا کہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت آتی ہے :(ان رسول الله ﷺ قال:بينا رجل يجر إزاره إذخسف به ، فهو يتجلجل فى الأرض إلى يوم القيامة) یعنی :"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : تم سے

پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا، جو تکبر اور غرور کی وجہ سے اپنا تہمند گھسیٹ کر چلتا تھا، وہ اس کی وجہ سے زمین میں دھنسا دیا گیا تا قیامت زمین میں دھنستا ہی چلا جائے گا"۔

(صحیح البخاری مع الفتح : ۱۰/ ۲۵۸) (صحیح مسلم مع النووی عن ابی ہریرہ : ۱۴/ ۶۴)

۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : (ماأسفل من الكعبين من الإزار ففى النار) ترجمہ : "ٹخنوں سے نیچے جسم کا وہ حصہ جہاں تہمند، شلوار، قمیص وغیرہ پہنچے وہ آگ میں جلے گا"

(صحیح البخاری مع الفتح : ۱۰/ ۲۵۶)

۳۔ حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : "تین شخص ایسے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں کریں گے اور نہ ہی روزِ قیامت ان کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھیں گے نہ ہی ان کو پاک کریں گے، انکے لیے دردناک عذاب ہوگا" آپ ﷺ نے یہ بات تین بار فرمائی۔ حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا : اے اللہ کے رسول ﷺ ! وہ خاسر و خائب لوگ کون ہیں ؟ آپ ﷺ نے فرمایا : ۱۔ ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والا ۲۔ احسان جتلانے والا ۳۔ جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنے والا"۔ (صحیح مسلم مع النووی : ۲/ ۱۱۴۔ نسائی : ۵/ ۸۱، ۸/ ۲۰۸۔ مسند احمد : ۵/ ۱۴۸، ۱۵۸، ۱۶۲، ۱۶۸، ۱۷۷، ۱۷۸۔ ابوداؤد : ۴۰۸۷۔ ترمذی : ۱۲۱۱)

امام نوویؒ فرماتے ہیں وہ احادیث جن میں خیلاء (تکبر) کا ذکر نہیں ہے، ان کے عموم کو ان احادیث کے ساتھ خاص کر دیا جائے گا جن میں خیلاء (تکبر) کا ذکر ہے یعنی یہ وعید اس شخص کے لیے ہوگی جو ازروئے تکبر کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکاتا ہے" (شرح النووی : ۲/ ۱۱۶، ۱۴/ ۶۲)

یہی بات امام ابن عبد البر مالکیؒ (متوفی : ۴۶۳ھ) نے بیان کی ہے۔ (التمہید : ۳/ ۲۴۴)

امام ابن العربیؒ (متوفی : ۵۴۳ھ) اس بیان کا تعاقب ان الفاظ میں کرتے ہیں : "لا يجوز لرجل أن يجاوز بثوبه كعبه ويقول لا أتكبر فيه لأن النهي قد تناوله لفظاوتناول علته ولا يجوز أن يتناول اللفظ حكما فيقال انى لست ممن يمتثله لأن تلك العلة ليست فى فانه مخالفة للشريعة، دعوى لا تسلم له بل من تكبره يطيل ثوبه وإزاره فكذبه معلوم فى ذلك قطعاً"۔

یعنی : "کسی آدمی کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنا کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکائے اور کہے کہ میرا اس میں تکبر کا ارادہ نہیں ہے۔ امام ابن العربیؒ فرماتے ہیں کہ یہ بات کہنا اس کے لیے جائز نہیں ہے، کیونکہ اس پر نہی (کپڑا لٹکانے کی ممانعت) لفظی اعتبار سے شامل ہے اور نہی کپڑا لٹکانے کی علت یعنی تکبر کو بھی شامل ہے، جب ایک لفظ حکم پر بھی شامل ہو تو [illegible] کے لیے یہ کہنا جائز نہیں ہے، کہ میں اس کی پیروی نہیں کرتا کیونکہ یہ (تکبر والی) علت

مجھ میں نہیں پائی جاتی، امامؒ فرماتے ہیں کہ جائز نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ شریعت کا مخالف ہے، اور دعوی غیر مسلم ہے بلکہ یہ آدمی تکبر کی وجہ سے ہی کپڑا لٹکاتا ہے اس کا اس بات میں جھوٹا ہونا قطعی ثابت ہو جاتا ہے"۔

(عارضۃ الاحوذی : ۷ / ۲۳۸)

حافظ ابن حجرؒ اس عبارت کا ماحصل ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں : " الإسبال يستلزم جرالثوب وجر الثوب يستلزم الخيلاء ولولم يقصد اللابس الخيلاء ، ويويده ما أخرجه أحمدبن منيع من وجه آخر عن ابن عمر فی اثنا ء حديث رفعه، وإياك وجر الإزارفإن جرالازار من المخيلة" ترجمہ : "کپڑا لٹکانے سے گھسیٹنا لازم آتا ہے، اور گھسیٹنے سے تکبر لازم آتا ہے، اگرچہ پہننے والے کا تکبر کا ارادہ نہ بھی ہو، اس کی موید روایت جسے احمد بن منیعؒ نے ابن عمرؓ سے مرفوع بیان کیا ہے : (وإياك وجر الإزار فإن جر الإزار من المخيلة) "تم کپڑا گھسیٹنے سے بچو، بے شک کپڑا گھسیٹنا ہی تکبر ہے" (فتح الباری : ۱۰ / ۲۶۴)

میں کہتا ہوں جان بوجھ کر کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکانا ہی تکبر اور عجب وافتخار کی علامت ہے۔

۱۔ جیسا کہ حضرت جابر بن سلیمؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی دیکھا، وہ جو بھی بات کرتا ہے لوگ اس کی بات کو قبول کر لیتے ہیں، میں نے پوچھا یہ کون ہے ؟ لوگوں نے بتایا یہ رسول اللہ ﷺ ہیں، میں نے دو مرتبہ "عليك السلام يا رسول الله " کہا، آپ ﷺ نے فرمایا : تم "عليك السلام "مت کہو، کیونکہ یہ مردوں کا سلام ہے، تم "السلام عليك" کہو۔ حضرت جابر بن سلیمؓ کہتے ہیں میں نے کہا، کیا آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں ؟

تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اس اللہ تعالی کا رسول ہوں، جب تجھے کوئی مصیبت پہنچتی ہے، تو تم اسے پکارتے ہو، وہ تیری مصیبت کو دور کر دیتا ہے، اگر تجھے قحط سالی آگھیرے تو تم اسی کو پکارتے ہو، وہ اسے سرسبز کر دیتا ہے، جب تم کسی بیابان بیاب وگیاہ علاقے یا صحرا میں ہو وہاں تمہاری سواری گم ہو جائے تو تم اسے پکارتے ہو ، وہ تجھ کو تیری سواری واپس لوٹا دیتا ہے، جابر بن سلیمؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا : آپؐ مجھے نفع مند وصیت فرمائیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا : "تم ہرگز کسی کو گالی مت دو" حضرت جابر بن سلیمؓ کہتے ہیں کہ اس وصیت کے بعد میں نے کسی آزاد یا غلام نہ ہی کسی اونٹ یا بکری کو گالی دی، آپ ﷺ نے فرمایا : "تم چھوٹی سی چھوٹی نیکی کو بھی حقیر مت جانو، اگر تم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے بات کرو تو یہ بھی تیرے لیے نیکی ہے"۔ (وارفع إزارك إلى نصف الساق،فإن أبيت فإلى الكعبين ،وإياك وإسبال الإزار فإنها من المخيلة ، وإن الله لايحب المخيلة......) ترجمہ : "تم اپنے تہمند (چادر، شلوار وغیرہ) کو نصف پنڈلی تک اٹھا کر رکھو، اگر تم اس سے انکار کرو تو (کم از کم) دونوں ٹخنوں تک رکھو، تہمند (چادر، شلوار) کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے سے بچ، بے شک ٹخنوں سے نیچے

تہمند، شلوار وغیرہ رکھنا ہی تکبر ہے، اور بے شک اللہ تعالی فخر و تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتے، اگر کوئی آدمی تجھے گالی دیتا ہے، اور تیرے عیب پر جسے وہ جانتا ہے، اس پر تجھے عار دلاتا ہے، اس کا وہ عیب جو تیرے علم میں ہے، تو اس کو اس پر عار نہ دلا، اس بات کا وبال اس پر ہوگا"۔ (سنن ابی داؤد مع عون المعبود: ۱۱/ ۱۳۸، ۱۳۹۔ جامع الترمذی مع تحفہ الاحوذی: ۷/ ۵۰۸۔ مسند امام احمد: ۵/ ۶۳، ۶۴۔ مستدرک حاکم: ۴/ ۱۸۶) امام حاکمؒ نے اس حدیث کو "صحیح" کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے بھی "صحیح" کہا ہے۔ امام ترمذیؒ اس حدیث کو "حسن صحیح" قرار دیتے ہیں، امام نوویؒ فرماتے ہیں اس حدیث کی سند "صحیح" ہے۔ (ریاض الصالحین: ۲۷۷)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکانا ہی تکبر ہے، خواہ تکبر کا قصد نہ بھی ہو۔

۲) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میرا گزر نبی کریم ﷺ کے پاس سے ہوا، میری حالت یہ تھی کہ میری شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹک رہی تھی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ! اپنی شلوار اوپر کر، میں نے اوپر کر لی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا اور زیادہ کر، میں نے اور زیادہ اوپر کر لی، اس کے بعد میں ہمیشہ خیال رکھتا تھا، لوگوں نے کہا، شلوار کہاں تک ہونی چاہیے؟ تو آپؐ نے فرمایا نصف پنڈلی تک"(صحیح مسلم مع النووی: ۱۴/ ۶۳)

دیکھیں آپ ﷺ نے ابن عمرؓ سے ان کی نیت کے بارے میں سوال نہیں کیا، کہ کیا آپ نے کپڑا از روئے تکبر لٹکا رکھا ہے یا ویسے ہی، بلکہ جوں ہی دیکھا اوپر اٹھانے کا حکم دے دیا۔

۳۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ سفیان بن ابی سہیلؓ کے کپڑے کا کنارہ پکڑ کر فرما رہے تھے، اے سفیان! تم اپنے تہمند وغیرہ کو ٹخنوں سے نیچے مت لٹکاؤ، بے شک اللہ تعالی ٹخنوں سے نیچے تہمند وغیرہ لٹکانے والے کو پسند نہیں فرماتے"۔ (ابن ماجہ: ۳۵۷۴۔ صحیح ابن حبان)

بوصیریؒ کہتے ہیں کہ اس کی سند "صحیح" ہے۔

ثابت ہوا کہ اگر تکبر کا ارادہ نہ بھی ہو تب بھی کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکانا جائز نہیں ہے۔

۴۔ حضرت عمرو بن زرارہ انصاریؓ کہتے ہیں کہ وہ چل رہے تھے اور شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹک رہی تھی، جب نبی کریم ﷺ ان سے ملے، تو آپ ﷺ اپنی پیشانی مبارک پکڑ کر فرما رہے تھے، اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں تیرے بندے اور باندی کا بیٹا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمروؓ! میں نے کہا، اے اللہ کے رسول ﷺ میں پتلی پنڈلیوں والا آدمی ہوں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمروؓ! بے شک اللہ عزوجل نے ہر چیز کی تخلیق خوبصورت نداز میں کی ہے، آپ ﷺ نے اپنی داہنی ہتھیلی مبارک کی چار انگلیاں حضرت عمروؓ کے گھٹنے کے نیچے رکھ کر فرمایا، اے عمروؓ! یہ شلوار وغیرہ رکھنے کی جگہ ہے، پھر آپ ﷺ نے وہاں سے ہتھیلی مبارک اٹھائی، ان کے

دوسرے گھٹنے کے نیچے رکھی فرمایا اے عمرو! یہ شلوار رکھنے کی جگہ ہے" (مسند امام احمد : ۴/ ۲۰۰)

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں "رجاله ثقات" "اس کے راوی ثقہ ہیں" (فتح الباری : ۱۰/ ۲۶۴)

حافظ ابن حجرؒ اس حدیث کے راویوں کو ثقہ قرار دے کر ذیل میں لکھتے ہیں" وظاهره أن عمروا المذكور لم يقصد باسباله الخيلاء، وقد منعه من ذلك لكونه مظنة" "اس حدیث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت عمروؓ نے تکبر کے ارادے سے شلوار نہیں لٹکائی تھی، پھر بھی آپ ﷺ نے ان کو اس سے روک دیا، اس لیے کہ ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے سے تکبر کے وجود کا گمان پایا جاتا ہے" (فتح الباری : ۱۰/ ۲۶۴)

۵۔ ابو اسحاقؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اصحابِ محمد ﷺ میں سے کچھ آدمی دیکھے جو اپنے تہمند نصف پنڈلی تک رکھتے تھے، ابو اسحاق نے ابن عمرؓ، زید بن ارقمؓ، اسامہ بن زیدؓ اور براء بن عازبؓ کا ذکر کیا"۔ (طبرانی)(ابن ابی شیبہ : ۸/ ۲۰۵) حافظ ہیثمیؒ لکھتے ہیں "رجاله ثقات" "اس کے راوی ثقہ ہیں"۔ (مجمع الزوائد : ۵/ ۱۲۶)

میں کہتا ہوں کہ کسی صحابیؓ سے بھی قصداً کپڑا لٹکانا ثابت نہیں ہے۔

تنبیہ ۱ : حضرت ابن مسعودؓ سے روایت بیان کی جاتی ہے کہ وہ کپڑا لٹکاتے تھے، آپؓ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا، تو فرمایا میں پتلی پنڈلیوں والا انسان ہوں"۔ (ابن ابی شیبہ : ۸/ ۲۰۲)

حافظ ابن حجرؒ اس کی سند "جید" قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں "اس کو اس حالت پر محمول کریں گے کہ وہ جگہ جہاں شلوار رکھنا مستحب ہے، یعنی نصف پنڈلی، اس سے زیادہ لٹکی ہوئی تھی، کیونکہ حضرت ابن مسعودؓ کے بارے میں یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ انہوں نے ٹخنوں سے نیچے لٹکائی ہوئی تھی، پنڈلیوں کے باریک ہونے کی علت اسی طرف رہنمائی کرتی ہے، یہ بھی ہو سکتا ہے، کہ شاید حضرت ابن مسعودؓ تک حضرت عمرو بن زرارہؓ کے قصہ کی خبر نہ پہنچی ہو"۔ (فتح الباری : ۱۰/ ۲۶۴)

میں کہتا ہوں کہ یہ روایت سفیان ثوریؒ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے، سماع کی تصریح نہیں ملی۔

تنبیہ ۲ : حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے تکبر کی وجہ سے کپڑا گھسیٹا روزِ قیامت اللہ تعالیٰ اس کی طرف رحمت کی نظر سے نہیں دیکھیں گے، حضرت ابو بکر صدیقؓ کہتے ہیں اے اللہ کے رسول! میرے تہمند کا ایک پہلو لٹک جاتا ہے، ہاں جب میں اس پر محافظت کروں، تو نہیں لٹکتا، آپ ﷺ نے فرمایا آپ ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جو کپڑا تکبر کی وجہ سے لٹکاتے ہیں"۔ (صحیح البخاری مع الفتح : ۱۰/ ۲۵۴)

اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو تکبر کے ارادے سے لٹکاتا ہے وہ اس وعید میں داخل ہوگا، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو انسان جان بوجھ کر کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکاتا ہے خواہ تکبر کا قصد ہو یا نہ ہو اس کے لیے یہ

وعید شدید آئی ہے۔

ہاں اگر کوئی آدمی کپڑا ٹخنوں سے اوپر رکھنے کی پوری پوری کوشش اور محافظت کرتا ہے، اس کے باوجود غیر ارادی یا غیر اختیاری طور پر کپڑا نیچے لٹک جاتا ہے، تو وہ اس وعید میں داخل نہیں ہوگا، کیونکہ وہ معذور ہے، جیساکہ سیدنا ابو بکر صدیقؓ دبلے پتلے انسان تھے فرماتے ہیں کہ میں جب پوری پوری محافظت کرتا ہوں تو تہمند نیچے نہیں لٹکتا، ذرا سی غفلت کروں تو نیچے لٹک جاتا ہے، حدیث کا لفظ "یسترخی" بھی اسی بات پر دلالت کرتا ہے کہ تہمند خود بخود نیچے لٹک جاتا تھا، حضرت ابو بکر صدیقؓ خود قصداً نہیں لٹکاتے تھے، آپؓ بھی سمجھتے تھے کہ یہ وعید ہر اس انسان کو شامل ہے جو تکبر کے ارادے سے لٹکاتا ہے یا بغیر تکبر کے ارادے سے، تب ہی تو یہ سوال کیا کہ غیر ارادی طور پر غفلت کی وجہ سے میرا تہمند لٹک جاتا ہے، کیا میں بھی اس وعید میں داخل ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔

ہاں اگر حضرت ابو بکرؓ یہ پوچھتے کہ میں خود شلوار لٹکاتا ہوں اور میرا تکبر کا ارادہ نہیں ہوتا ہے، پھر اگر آپ ﷺ اجازت دے دیتے تو بات صحیح ہوتی۔ جب کہ یہاں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ لہذا یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ جو جان بوجھ کر کپڑا لٹکاتا ہے خواہ تکبر کا قصد نہ بھی ہو وہ اس وعید میں داخل ہے۔

فائدہ نمبر ۱ : حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں: "مطلق طور پر ٹخنوں سے نیچے شلوار لٹکانے کے بارے میں جو وعید آتی ہے، اس سے وہ شخص مستثنیٰ ہے جو ضرورت کے پیشِ نظر لٹکاتا ہے، مثال کے طور پر ٹخنے پر زخم ہے، مکھیاں تکلیف پہنچاتی ہیں، وہ شلوار یا چادر کے علاوہ کوئی دوسری چیز ڈھانپنے کے لیے نہیں پاتا یہ ایسے ہی ہے جیساکہ آپ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو خارش کی وجہ سے ریشمی قمیص پہننے کی اجازت دی تھی"۔

(فتح الباری: ۱۰/ ۲۵۷)

فائدہ نمبر ۲ : عورتوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ ٹخنے ڈھانپ کر رکھیں، جیساکہ حضرت ام سلمہؓ کے استفسار والی حدیث سے ثابت ہے (ابو داوٗد، نسائی، ترمذی)

امام نوویؒ نے اس بات پر علماء کا اجماع نقل کیا ہے۔ (شرح مسلم: ۱۴/ ۶۲)

فائدہ نمبر ۳ : حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک آدمی ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا، جاؤ وضو کرو، وہ گیا اس نے وضو کیا، پھر (ٹخنوں سے نیچے شلوار لٹکاتا ہوا) آیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ وضو کرو، وہ دوبارہ گیا، وضو کیا، پھر آیا تو ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ کیا وجہ ہے؟ کہ آپؐ نے ایک باوضو انسان کو وضو کرنے کا حکم دیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا وہ شلوار لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا، بے شک اللہ تعالی

شلوار لٹکانے والے کی نماز قبول نہیں کرتے ہیں" (سنن ابی داؤد مع عون المعبود : ۲ / ۳۴۱، ۱۱ / ۱۴۴، ۱۴۳)

امام نوویؒ فرماتے ہیں "امام مسلمؒ کی شرط پر اس کی سند صحیح ہے" (ریاض الصالحین : ۲۷۸)

محدث شمس الحق عظیم آبادیؒ نے اس کی سند کو "حسن" قرار دیا ہے۔ (عون المعبود : ۱۱ / ۱۴۴)

ثابت ہوا کہ ٹخنوں سے نیچے شلوار وغیرہ لٹکانے والے کی اللہ تعالی نماز قبول نہیں فرماتے ہیں، اس پر لازم ہے کہ وہ وضو اور نماز لوٹائے۔

علامہ طیبیؒ لکھتے ہیں: "لعل السر فی أمره بالتوضی وهو طاهر أن يتفكر الرجل فی سبب ذلك الأمر، فيقف على ما ارتكبه من شنعاء، وأن الله تعالى ببركة أمر رسول الله ﷺ بطهارة الظاهر، يطهر باطنه من التكبر والخيلاء، لأن طهارة الظاهر مؤثرة فی طهارة الباطن" یعنی: "باوضو انسان کو وضو کرنے کے حکم میں شاید حکمت یہ ہو کہ وہ (دوبارہ وضو کرنے کے بارے میں) حکم میں غور و فکر کرے، (ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکا کر) جس بری حرکت کا مرتکب ہو رہا ہے اس پر خبردار ہو جائے! بے شک اللہ تعالی رسول اللہ ﷺ کے حکم کی برکت کی وجہ سے ظاہری طہارت کے ساتھ اس کے باطن کو تکبر اور افتخار و عجب سے پاک کر دے گا، کیونکہ ظاہری طہارت باطنی طہارت پر اثرانداز ہوتی ہے"۔ (شرح طیبی : ۲ / ۲۶۸)

امام ابن العربیؒ لکھتے ہیں: "إن الصلاة حال تواضع و إسبال الإزار فعل متكبر فتعارضا و أمره له باعادة الوضوء أدب له و تأكيد عليه ولأن المصلی يناجی ربه والله لاينظر الى من جرازاره ولا يكلمه فكذلك لم يقبل صلاته" "نماز تواضع و انکساری کی حالت ہے اور کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکانا یہ متکبر کا فعل ہے، یہ دونوں متعارض ہیں، نبی کریم ﷺ نے اسے وضو لوٹانے کا حکم دیا ہے اسے ادب سکھایا ہے اور تاکید کی ہے، کیونکہ نمازی اپنے رب سے مناجات (سرگوشیاں) کرتا ہے اور اللہ تعالی کپڑا گھسیٹنے والے کی طرف نظرِ رحمت سے نہیں دیکھتے ہیں، اور نہ ہی اس سے کلام کرتے ہیں، اسی لیے اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی"۔ (عارضۃ الاحوذی : ۷ / ۲۳۸)

الحاصل: مرد کے لیے ٹخنوں سے نیچے شلوار وغیرہ لٹکانا حرام ہے، خواہ تکبر کا ارادہ نہ بھی ہو۔

علماء کرام، خطباء عظام، مدرسین اور طلبہ کے لیے خصوصی اعلان

مختصر سیرت الرسول ﷺ (اردو) حاصل کرنے کے لیے ماہنامہ حرمین کے لیے رعایتی زرسالانہ صرف 50 روپے اور 32 روپے ڈاک خرچ بذریعہ منی آرڈر بھیج کر طلب کر سکتے ہیں۔ مدیر حرمین۔ پی. او. بکس نمبر 11 جہلم